

اخوان المسلمون، مصر اور احیائے اسلام

ڈاکٹر شائستہ پروین

مصر میں ۳۰ برسوں تک استبداد و آمریت کے یل پر حکومت کرنے والے صدر محمد حسنی مبارک کو آخر کار ۱۸ دنوں کے عوامی مظاہروں کے بعد ۱۱ فروری ۲۰۱۱ء کو استعفا دینا پڑا۔ مغربی میڈیا اور مغرب کے پروردہ عرب اخبارات و رسائل کے اسلام اور اسلامی تحریک کے خلاف زبردست منفی پروپیگنڈے کے باوجود ملک میں ہونے والے تین مراحل میں عوامی انتخابات کا نتیجہ ۲۰۱۲ء میں سامنے آیا، تو معلوم ہوا کہ 'اخوان المسلمون' نے ۴۷ فی صد (۲۳۵) اسمبلی نشستیں اور دوسری بڑی اسلامی جماعت 'النور' نے ۲۵ فی صد (۱۲۵) نشستیں حاصل کیں اور مغرب کے گماشتوں سیکولر رہنماؤں اور پارٹیوں کا صفایا ہو گیا۔ عوامی انتخابات میں اسلام پسندوں کی یہ عظیم الشان فتح ان کی ۸۲ سالہ تعمیری جدوجہد، فلاحی خدمات اور صبر آزما کوششوں کا نتیجہ ہے۔ شاہ فاروق سے لے کر حسنی مبارک تک سب نے اخوان المسلمون پر پابندی عائد کی اور اس کے کارکنوں کو مسلسل قید و بند اور تشدد کا نشانہ بنائے رکھا۔ ان کا جرم کیا ہے؟ ملک میں اسلامی نظام کے قیام کا مطالبہ۔ اور اس سے بڑا گناہ ہے ان کی خدمتِ خلق کی مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں بڑھتی ہوئی عوامی مقبولیت اور اللہ پر ایمان و توکل۔

اخوان المسلمون کا قیام اس وقت عمل میں آیا جب مصر میں وطن پرستی، قوم پرستی اور مغرب پرستی شروع ہو گئی تھی اور روایتی اسلام اور تجدد کے درمیان ٹکراؤ شروع ہو گیا تھا، جس میں شیخ علی عبدالرازق کی^۱ الاسلام و اصول الحکم، ڈاکٹر طحسین کی^۲ الشعرة الجاهلی، قاسم امین کی^۳ تحریر المرأة اور المرأة الجديدة نے خاص رول ادا کیا۔ جس میں سید جمال

الدرین افغانی،^{۱۱} مفتی محمد عبدہ،^{۱۲} سید رشید رضا،^{۱۳} مصطفیٰ صادق الرفاعی^{۱۴} محمد فرید وجدی^{۱۵} اور محبت الدین الخطیب^{۱۶} جیسے اسلام پسندوں کی کوششیں بظاہر دب کر رہ گئیں۔

۱- امام حسن البنا شہید (۱۹۰۶ء-۱۹۴۹ء)

امام حسن البنا کی قیادت میں ۱۹۳۳ء سے ۱۹۳۹ء تک اخوان ایک نظریے اور تحریک کی شکل میں ظاہر ہوئے^{۱۷} اور پہلا دعوتی مرحلہ انتہائی خاموشی سے عمل میں آیا۔ دوسرا مرحلہ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک ہے۔ اس میں اخوان نے سیاسی میدان میں قدم رکھا، سماجی اور اقتصادی پروگراموں میں توسیع کی، ثقافتی اور جسمانی تربیت کا اہتمام کیا اور پورے ملک میں آزادی اور اسلام کا نعرہ بلند کیا۔ نتیجے کے طور پر حکومت کی نظروں میں کھٹکنے لگے اور انگریزوں نے ان کے بڑھتے قدموں کو روکنے کی کوشش کی۔ حکومت پر دباؤ ڈالا اور ہفتہ وار التعارف، الشعاع اور ماہنامہ المنار پر پابندی عائد کر دی۔^{۱۸} آپ کی قیادت میں تیسرا مرحلہ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۸ء پر مشتمل ہے جس میں اخوان نے مصر کی سرحدوں سے نکل کر عالم عرب میں اپنی شاخیں قائم کیں۔ ۵ مئی ۱۹۴۶ء کو الاخوان المسلمون کے نام سے تحریک نے پہلا روز نامہ شائع کیا، جس سے استعماری حلقوں میں ہلچل مچ گئی۔ انگریزوں کے مکمل انخلا کا مطالبہ ہوا اور ان سے براہ راست تصادم ہوا۔ ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کو عرب لیگ کے زیر اہتمام فلسطین میں عرب فوجیں اتریں اور یہودیوں کے خلاف جہاد شروع ہو گیا۔ اخوان نے اس جنگ میں شجاعت و بہادری کے خوب جوہر دکھائے۔ وزیر اعظم نقراشی پاشا نے ۸ دسمبر ۱۹۴۸ء کو مارشل لا آرڈی ننس نمبر ۶۳ کے ذریعے اخوان کو خلاف قانون قرار دے کر پورے ملک میں تشدد کا ماحول پیدا کر دیا اور خود ایک نوجوان کی گولی کا نشانہ بن گیا۔ نئے وزیر اعظم عبدالہادی پاشا کے دور میں اخوان کے ہزاروں کارکن گرفتار کر لیے گئے اور امام حسن البنا کو ۱۲ فروری ۱۹۴۹ء کو خفیہ پولیس نے شان المسلمین کے دفتر کے سامنے سر بازار شہید کر دیا۔^{۱۹}

۲- حسن بن اسماعیل الہضیبی^{۲۰} (۱۸۹۱ء-۱۹۷۲ء)

۱۷ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو اخوان نے ممتاز قانون دان حسن بن اسماعیل الہضیبی کو اپنا دوسرا مرشد عام منتخب کیا۔^{۲۱} شیخ ہضیبی نے بحیثیت قائد، حکومتی جبر و تشدد کے رد عمل میں تحریک اسلامی کو جوابی تشدد

سے محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کی۔ قرآن و سنت کے دلائل پیش کیے اور اخوانی نوجوانوں کے ایک انتہا پسند گروہ کی تفہیم کے لیے آپ نے ایک کتاب دعاة لاقصاة (ہم داعی ہیں، داروغہ نہیں) تصنیف کی، اور تمام آزمائشوں سے گزرنے کے باوجود ملک میں اسلامی اور جمہوری اقدار کی بحالی پر ڈٹے رہے۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو جمال عبدالناصر پر قاتلانہ حملے کا ڈراما اسٹیج کیا گیا، اور اس کا الزام اخوان پر لگاتے ہوئے اس کے کارکن گرفتار کر لیے گئے جن کی تعداد ۵۰ ہزار تک پہنچی۔ ۷ نومبر ۱۹۵۴ء کو فوجی عدالت نے پچھلے اخوانی رہنماؤں کو سزائے موت دے دی۔ وہ پچھلے رہنما یہ تھے: ۱- عبدالقادر عودہ، نائب مرشد عام، ۲- شیخ محمد فرغلی، مکتب الارشاد کے رکن رکیں، ۱۹۵۱ء میں معرکہ سوز میں اخوانی دستوں کے کمانڈر، جن کے سر کی قیمت انگریزی فوج کی ہائی کمان نے ۵ ہزار پونڈ مقرر کی تھی، ۳- یوسف طلعت، شام کی تنظیم کے نگران اعلیٰ، ۴- ابراہیم الطیب، قاہرہ زون کی خفیہ تنظیم کے سربراہ، ۵- ہنداوی دویرائیڈ وکیٹ، ۶- عبداللطیف۔

جولائی ۱۹۶۵ء میں حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کے الزام میں تقریباً ۲۰ ہزار سے ۵۰ ہزار تک اخوان جیلوں میں ڈال دیے گئے جن میں ۷۰۰ سے ۸۸۰ تک خواتین بھی شامل تھیں۔ مرشد عام حسن الہضیبی کو تین سال کی قید بامشقت کی سزا سنائی گئی۔ طویل مدت تک قید و بند کی آزمائش سے رہا ہوئے تو ان کی صحت تیزی سے بگڑتی گئی اور ۱۹۷۲ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ شیخ الہضیبی کی زندگی میں اخوان المسلمون بڑے نازک مراحل سے دوچار ہوئی مگر مرشد عام کی فراست اور ایمانی استقامت نے تنظیم میں لغزش نہ آنے دی۔^{۱۱}

۳- سید عمر تلمسانی (۱۹۰۴ء-۱۹۸۶ء)

حسن الہضیبی کے انتقال پر ملال کے بعد اخوان کے باہم غور و خوض کے بعد سید عمر تلمسانی تیسرے مرشد عام مقرر ہوئے۔^{۱۲} جمال عبدالناصر کے بعد محمد انور السادات کا دور مصر میں قدرے نرمی کا دور قرار دیا جاتا ہے۔ انھوں نے ناصری دور کی دہشت گردی اور ظلم و جور کا خاتمہ کیا اور اخوانی رہنماؤں اور دوسرے قیدیوں کو بتدریج جیل خانوں سے رہا کیا۔ سید عمر تلمسانی نے پورے دور میں تعلیمی اور تربیتی امور پر توجہ مرکوز رکھی۔ اسی دور میں الاخوان کی پالیسی سے اختلاف رکھنے والوں نے 'الجماعات الاسلامیہ' کے نام سے تنظیم بنائی۔^{۱۳} اس کے رہنما ایک نابینا خطیب اور مبلغ

شیخ عمر عبدالرحمن تھے۔ حکومت نے اس کی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے اس پر پابندی لگادی اور شیخ عمر عبدالرحمن گرفتار کر لیے گئے اور ہزاروں کارکنوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا، بالآخر انھیں ملک چھوڑنا پڑا۔ ۱۹۷۹ء میں اسماعیلیہ میں الفکر الاسلامی کے موضوع پر سیسی نار ہوا، اس میں صدر مملکت نے اخوان پر اعتراضات والزامات کی بوچھاڑ کردی، جس کا سید تلمسانی نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔^{۱۸} ۱۹۸۱ء میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان فرقہ وارانہ فسادات ہوئے تو دوسری سیاسی پارٹیوں کے ساتھ اخوان بلا جواز نشانہ بنے۔ اخوان سے اختلاف رکھنے والے افراد کے ہاتھوں صدر سادات کے قتل کے بعد ملک کی باگ ڈور حسنی مبارک کے ہاتھوں میں آئی۔

۱۹۸۶ء میں مرشد عام کبرنی اور نقاہت کے باعث جو رحمت الہی میں چلے گئے۔

۳- استاذ محمد حامد ابو النصر^{۱۹} (۱۹۱۳-۱۹۹۶ء)

۱۹۸۶ء میں استاذ محمد حامد ابو النصر کو چوتھے مرشد عام کی ذمہ داری سونپی گئی۔^{۱۸} استاذ محمد حامد کے ۱۰ سالہ دور قیادت میں اخوان نے سیاسی سطح پر غیر معمولی کامیابی حاصل کی۔ اپریل ۱۹۸۷ء کے پارلیمانی انتخابات میں حصہ لے کر مصری پارلیمنٹ میں ۳۶ اخوان امیدوار کامیاب ہو کر شامل ہوئے۔ ۱۹۸۹ء کی مجلس شوریٰ کے وسط مدتی اور مقامی انتخابات میں بھی اخوان نے حصہ لیا۔

۱۹۹۱ء میں اخبار الاہرام کے ایک ذیلی ادارہ سنٹر فار پبلیکل اینڈ اسٹریٹجک اسٹڈیز نے مصر کے سیاسی و سماجی حالات پر ایک معروضی تجزیہ پیش کیا۔ اس رپورٹ میں اسلامی قیادت کی مقبولیت اور اخوانی کارکنوں کے عوامی اثرات پر اضطراب کا اظہار کیا گیا تھا۔ ۱۹۹۵ء میں پارلیمانی انتخابات سے قبل ہی صدر حسنی مبارک نے اخوان کے ساتھ پھر داروگیر کا معاملہ کیا، اور بیش تر اخوانی رہنماؤں کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا۔ یہ واقعہ بھی تاریخ کا ایک اہم باب ہے کہ پہلی بار اس کیس میں ملک کے مختلف طبقوں اور تمام احزاب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ۳۵۰ کیلوں نے اخوان کے دفاع کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا۔^{۱۹}

استاذ محمد حامد ابو النصر کے دور میں اخوان نے خلیجی ممالک اور عالم اسلام کے مسائل پر بڑا جرأت مندانہ اور معتدل موقف اختیار کیا اور تمام حالات کا سنجیدہ تجزیہ کر کے اپنے نقطہ نظر کا اظہار کیا۔ استاذ ابو النصر کا پہلا بیان کویت پر عراق کے حملے کے دن ۲۱ اگست ۱۹۹۰ء کو ہی شائع ہوا، جس میں

عراقی جارحیت کی مذمت اور جان و مال کی تباہی پر اظہار افسوس کیا گیا تھا۔ ۲۰ جنوری ۱۹۹۱ء کو مرشد عام نے امریکی حملے کے تیسرے دن ایک اور بیان جاری کیا جس میں امریکی حملے اور متحدہ فوجی قوتوں کی مذمت کے ساتھ اس بحران کا ذمہ دار عرب حکام کو قرار دیا۔ تیسرے مرحلے میں عرب حکومتوں سے عوام کو آزادی راے اور صحت مند شورائی نظام کے قیام کی درخواست کی۔

چوتھے مرشد عام استاذ محمد حامد ابو النصر نے ۱۰ سال اخوان المسلمون کی بھرپور قیادت کر کے ۲۹ شعبان ۱۴۱۶ھ مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۹۶ء کو عالم آخرت کی راہ لی۔^{۲۰}

۵- استاذ مصطفیٰ مشہور (۱۹۲۱ء-۲۰۰۲ء)

استاذ ابو النصر کی تجہیز و تکفین سے فراغت کے بعد، تمام اخوانی رہنماؤں نے پانچویں مرشد عام کی حیثیت سے استاذ مصطفیٰ مشہور کے نام پر اتفاق کر لیا۔^{۲۱} استاذ مصطفیٰ مشہور ایک ادیب، مصنف، صحافی اور خطیب بھی ہیں۔ ان کی دسیوں کتابیں اور سیکڑوں مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ استاذ مصطفیٰ کا سب سے اہم فکری کارنامہ قضیہ تکفیر کا تجزیہ ہے، یعنی اسلام کے انقلابی تصور کو نہ ماننے والوں اور اس کے تقاضوں کی تکمیل سے غفلت کرنے والوں کو کافر یا مشرک قرار دینا۔ اس مسئلے پر اخوان کے دوسرے مرشد حسن اسماعیل ہضیبی نے فقہی اور قانونی پس منظر میں کلام کیا ہے، مگر آپ نے دعوتی اور سماجی تناظر میں دلائل کے ساتھ بات کی ہے جس کے مختصر نکات یہ ہیں:

- ۱- دوسروں کے ایمان و اسلام کے بارے میں فیصلہ دینا کسی مسلمان پر واجب نہیں ہے۔
- ۲- ہر مسلمان کی جان و مال اور عزت و آبرو محترم ہے۔ اس پر حملہ کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔
- ۳- راہ حق کی آزمائشیں انسانی غلطیوں کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ سنت الہی کا حصہ ہیں۔
- ۴- کفر کے فتوؤں سے عام مسلمانوں میں نفرت اور وحشت پیدا ہوتی ہے اور وہ دعوت

کے دشمن بن جاتے ہیں۔

فاضل مصنف نے اس فکری انحراف کے اسباب پر مفصل گفتگو کی ہے، جن کا اختصار اس طرح ہے: (الف) سطحی اور سرسری علم (ب) اصول اور فروع میں عدم امتیاز (ج) افراط و تفریط (د) غلت اور بے صبری (ه) تربیت کے بجائے سیاسی طریقے پر زور (و) اشخاص اور قائدین پر انحصار۔

آپ کا انتقال ۸ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ مطابق ۱۴ نومبر ۲۰۰۲ء کو ہوا۔^{۲۲}

۶- المستشار محمد مامون الهضیبیؒ (۱۹۲۱ء-۲۰۰۴ء)

استاد مصطفیٰ مشہور کی وفات کے بعد ان کے نائب مرشد عام محمد مامون الهضیبی چھٹے مرشد عام منتخب ہوئے۔^{۲۳} اخوان المسلمون کا ابتدائی دور دعوت و تبلیغ کے ساتھ، کش مکش اور جہاد کا دور ہے۔ حسن الهضیبیؒ کا دور ابتلا و آزمائش کا دور ہے۔ شیخ عمر تلمسانیؒ کے دور سے سیاسی نظام میں تبدیلی ہوئی، حتیٰ کہ مصطفیٰ مشہورؒ کے دور میں وہ تبدیلی کا ماڈل بن گیا۔ اس منہج کو فکری اور عملی اور دوسرے محاذوں پر تقویت دینے میں محمد مامون کا بڑا نمایاں حصہ ہے۔ تقریباً ۱۴ مہینے تک مرشد عام کی ذمہ داری نبھانے کے بعد محمد مامون الهضیبی جمعۃ المبارک ۹ جنوری ۲۰۰۴ء میں انتقال فرما گئے۔

۷- استاذ محمد مہدی عاکف (۱۹۲۸ء)

ساتویں مرشد عام کی شکل میں اخوان نے استاذ محمد مہدی عاکف کو منتخب کیا۔^{۲۴} ۶ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۰ اکتوبر ۲۰۰۴ء کو مہدی عاکف نے مصر میں سیاسی اصلاحات کی دعوت دی اور افغانوں، عراقیوں اور فلسطینی عوام کی جدو جہد اور آزادی کی بھرپور حمایت کی۔ ملک کے اندرونی بحران پر مرشد عام نے گہری تشویش ظاہر کی۔ ۸ دسمبر ۲۰۰۵ء کے پارلیمانی انتخابات میں محمد مہدی عاکف کی سربراہی میں اخوان المسلمون کے سیاسی کارکنوں نے آزاد امیدوار کی حیثیت سے حصہ لیا اور اپنی حیران کن فتح سے مغربی میڈیا اور عرب دنیا کو ششدر کر دیا۔ اسلام پسندوں کی اس انتخابی پیش رفت نے صدر حسنی مبارک، امریکا اور دوسرے ملکوں کی حکومتوں کو شش و پنج میں مبتلا کر دیا۔^{۲۵}

مرشد عام محمد مہدی عاکف کی سربراہی میں اخوان المسلمون مصر اور عالم عرب میں احیاء اسلام کی جدو جہد میں مصروف رہی۔ بدلتے حالات میں دعوت و اقامت دین کی نئی راہیں انھوں نے تلاش کیں۔ آج وہ پورے اخلاص و للہیت کے ساتھ اسلامی معاشرے کی تعمیر میں مصروف ہیں۔ آخر کار ۱۶ جنوری ۲۰۱۰ء کو مرشد عام محمد مہدی عاکف نے اپنی خرابی صحت کی بنا پر انتخاب عام کروایا اور نئے مرشد کے ہاتھوں میں تنظیم کی باگ ڈور سونپ دی۔

۸- ڈاکٹر محمد البدیع

اخوان المسلمون کے نون منتخب آٹھویں مرشد عام ڈاکٹر محمد البدیع نے گذشتہ ایام میں ہزاروں

گرفتار ہونے والے افراد پر اظہار افسوس کیا۔^{۱۶} ان قید و بند کی صعوبتوں کے باوجود ڈاکٹر محمد البدریج نے ۱۶ جنوری ۲۰۱۰ء کو اپنے انتخاب کے بعد پہلے خطاب میں کہا: ”اخوان کبھی حکومت کے حریف اور دشمن نہیں رہے۔ ہم کبھی مخالفت برائے مخالفت پر یقین نہیں رکھتے۔ خیر میں تعاون اور شرکی مخالفت کرنا ہمارا دینی فریضہ ہے اور ہم اسی بنیاد پر حکومت کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔“

اپنی پوری زندگی میں اللہ کی عبادت کرنا اور زندگی کے تمام شعبوں کو اس کی روشنی سے منور کرنا صرف اور صرف اخوان کی دعوت تھی۔ ۱۹۲۸ء میں قاہرہ میں پانچویں کانفرنس میں اخوان کے مشن اور دعوت کا تعارف کراتے ہوئے حسن البنا نے فرمایا: ”الاخوان المسلمون ایک سلفی دعوت ہے۔ اس لیے کہ اخوان اسلام کی ابتدائی صورت کی طرف پلٹنے کی دعوت دیتے ہیں اور کتاب اللہ اور سنت رسولؐ کے اصل سرچشموں کی طرف بلاتے ہیں۔ یہ ایک سنی مسلک بھی ہے، کیوں کہ ان تمام چیزوں میں بالخصوص عقائد و عبادات میں لوگ سنت رسولؐ پر گامزن ہیں۔“

● یہ اہل تصوف کا ایک گروہ بھی ہے، کیوں کہ یہ خیر کی اساس، دل کی طہارت، نفس کی پاکیزگی، عمل پر مداومت، مخلوق سے درگزر، اللہ کے لیے محبت اور نیکی کے لیے یگانگت کو ضروری سمجھتی ہے۔

● یہ ایک سیاسی تنظیم بھی ہے، کیوں کہ اس کا مطالبہ ہے کہ حکومت کی اصلاح کی جائے، اس کی خارجہ پالیسی میں ترمیم کی جائے، رعایا کے اندر عزت و احترام کی روح پھونکی جائے اور آخری حد تک ان کی قومیت کی حفاظت کی جائے۔

● یہ ایک علمی و ثقافتی انجمن بھی ہے، اس لیے کہ اخوان کے کلب فی الواقع تعلیم و مذہب کی درس گاہیں اور عقل و روح کو چلا دینے کے ادارے ہیں۔

● یہ ایک معاشرتی اسکیم بھی ہے، کیوں کہ یہ معاشرے کی بیماریوں پر دھیان دیتی، ان کا علاج دریافت کرتی اور امت کو صحت مندر کھنے کی کوشش کرتی ہے۔

اس طرح تصور اسلام کی جامعیت نے ہماری فکر کو اصلاحی پہلوؤں کا جامع بنا دیا ہے۔ چنانچہ اخوان نے ملک کے ہر طبقے کے لیے ہمہ جہتی خدمات انجام دیں۔ اخوان نے ایک طرف تعلیم یافتہ طبقے پر توجہ دی، تو دوسری طرف کسانوں اور مزدوروں کے طبقوں میں سرگرمیاں تیز کر دیں۔

قرآن وحدیث سے اسلام کا صحیح اور جامع تصور پیش کیا۔ طلبہ اور اساتذہ کے اندر دین کی روح پھونکی جس سے ہوا کا رخ ہی بدل گیا اور اہل علم و ادب اسلامی نظام کی قضیہ خوانی میں لگ گئے کہ: ”اسلام عقیدہ بھی ہے اور عبادت بھی، وطن بھی ہے اور نسل بھی، دین بھی ہے اور ریاست بھی، روحانیت بھی ہے اور عمل بھی، قرآن بھی ہے اور تلوار بھی“۔

میدان صحافت بھی اخوان کی توجہ کا مرکز رہا۔ روزنامہ اخوان المسلمون، ماہنامہ المنار، ہفت روزہ التعارف، الشماع، النذیر، الشہاب، الدعوة، المباحث جاری کیے۔ تعلیم کے میدان میں اخوان کی خدمات وسیع پیمانے پر ہیں۔ مثلاً لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے علیحدہ فنی درسگاہیں قائم کرنا، مزدوروں اور کسانوں کے لیے شہینہ مدارس جاری کرنا، کمسن مزدور بچوں کے لیے تعلیم و تربیت کے شعبے قائم کرنا، صنعتی تعلیم کے مراکز قائم کرنا۔ اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لیے معاشی کمپنیاں قائم کیں۔ طبی خدمات کے پیش نظر صرف قاہرہ میں ۷۱ شفا خانے تھے۔ زراعت کے میدان میں بھی قابل قدر خدمات انجام دیں، نیز معاشرتی خدمات کے لیے ایک مستقل بورڈ قائم تھا۔

اخوان المسلمون کی جماعت میں ایسے مصنف پیدا ہوئے جنہوں نے جملہ مسائل پر اسلام کی مدلل اور بے لاگ ترجمانی کی۔ ان ادیبوں نے مصر کے علاوہ شام، لبنان، سعودی عرب، کویت، قطر، عراق، فلسطین، اردن عالم عرب اور عالم اسلام کے دوسرے ملکوں میں اپنی تحریروں کے تراجم کے ذریعے ہندو پاک کی اسلامی فکر کے ارتقا پر اپنے اثرات مرتب کیے۔

سید قطبؒ (۱۹۰۶ء-۱۹۶۶ء)

پورا نام سید قطب ابراہیم شاذلی تھا۔ ۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو بالائے مصر کے سیوط شہر کے گاؤں موشا میں پیدا ہوئے۔ والد ابراہیم قطب، مصطفیٰ کامل کی پارٹی الحزب الوطنی کے رکن تھے۔ دارالعلوم قاہرہ سے بی اے ایجوکیشن کی ڈگری حاصل کی۔ ایجوکیشن میں ایم اے کی ڈگری امریکا کے ولسن ٹیچرز کالج سے لی۔ امریکا کے قیام میں آپ نے مغربی تہذیب کی بربادی کا پتہ خود مشاہدہ کیا اور اسلام پر ان کے ایمان و ایقان میں اضافہ ہوا۔

ابتدا میں طلحہ حسین، عباس محمود العقاد اور احمد حسن الزیات سے بڑے متاثر تھے، مگر بعد میں

ان کے اسلوب اور افکار کے مخالف اور ناقد بن گئے۔ ۱۹۵۳ء میں الاخوان المسلمون کے مدیر رہے، مکتب الارشاد کے رکن منتخب ہوئے۔ بیت المقدس میں منعقد ہونے والی اسلامی کانفرنس میں شرکت کی۔ معاشرتی بہبود کے سرکل کی طرف سے مختلف موضوعات پر لیکچر دیے۔ انھیں ۲۹ اگست ۱۹۶۶ء کو پھانسی دی گئی۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ۲۲ ہے: ○ فی ظلال القرآن ○ العدالة الاجتماعية فی الاسلام ○ مشاهد القيامة فی الاسلام ○ التصوير الفني فی القرآن ○ الاسلام العالمي والاسلام ○ المدينة المسحورة ○ القصص الدينية ○ حلم الفجر ○ الشاطئ المجهول^{۲۸}

عبدالقادر عوده (م: ۱۹۵۴ء)

ممتاز قانون دان شیخ عبدالقادر عوده، اخوان المسلمون کے رہنما تھے۔ شاہ فاروق کے زمانے میں مصری عدالت کے جج مقرر ہوئے، مگر غیر الہی قانون کے مطابق فیصلوں کے نفاذ کے سبب اس منصب سے استعفا دے دیا۔ موصوف متعدد کتابوں کے مصنف تھے، لیکن آپ کی کتاب التشريع الجنائي الاسلامي (اسلام کا قانون فوجداری) نے سب سے زیادہ شہرت پائی۔ آپ کی دیگر تصانیف اس طرح ہیں: ○ الاسلام وأوضاعنا القانونية (اسلام اور ہمارا قانونی نظام) ○ الاسلام وأوضاعنا السياسية (اسلام اور ہمارا سیاسی نظام) ○ المال والحکم فی الاسلام (اسلام میں مالیات اور حکمرانی کے اصول) ○ الاسلام حائز بین جہل أبنائہ وعجز علمائہ (اسلام اپنے فرزندوں کی جہالت اور اپنے علما کی کوتاہ دستی پر حیران ہے! ۲۹ دسمبر ۱۹۵۴ء میں جن بیٹھے اخوانی رہنماؤں کو پھانسی کی سزا دی گئی ان میں عبدالقادر عوده شہید بھی تھے۔

مصطفیٰ محمد الطحان

۱۹۳۸ء میں لبنان میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۴ء میں استنبول یونیورسٹی ترکی سے کیمیکل انجینئرنگ میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۶۹ء میں عالم عرب میں موجودہ استنبول یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ کی تنظیم قائم کی اور انھیں احیاء اسلام کے لیے جدوجہد کرنے پر ابھارا۔ الاتحاد اسلامی العالمي للمنظمات الطلابية (IIFSO) کویت کی تاسیس میں پیش پیش

رہے۔ ۱۹۸۰ء میں اس تنظیم کے جنرل سکریٹری منتخب ہوئے۔

فکر اسلامی اور دعوتی و جہادی تحریکات پر بیسیوں کتابیں لکھیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

- الفکر الحرکی بین الاصلۃ والانحراف (تحریکی فکر۔ بنیاد پرستی اور انحراف کے درمیان)
- الحركة الاسلامیہ الحدیثۃ فی ترکب (ترکی میں جدید اسلامی تحریک) ○ القومیۃ بین النظریہ والتطبیق (قومیت: نظریہ اور نفاذ) ○ النظام الاسلامی منہاج متفرد (اسلام: ایک منفرد نظام) ○ المرأة فی موبک الدعوة (دعوت دین اور خواتین) ○ نظرات فی واقع المسلمین السیاسی (مسلمانوں کی سیاسی صورت حال پر چند مباحث) ۳۰

ڈاکٹر طہ جابر العلوانی

آپ ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء میں عراق میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۹ء میں جامعۃ الازہر قاہرہ سے کلیتہً الشرعیہ سے بی اے، ایم اے اور اصول الفقہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اسلامی فقہ آپ کی دل چسپی کا خصوصی موضوع ہے۔ آپ کی تصانیف اس طرح ہیں: ○ الاجتہاد والتقلید فی الاسلام (اسلام میں اجتہاد اور تقلید) ○ حقوق المتہم فی الاسلام (اسلام میں ملزم اور متہم کے حقوق) ○ ادب الاختلاف فی الاسلام (اسلام میں اختلاف کے اصول) ○ اصول الفقہ الاسلامی منہج بحث و معرفۃ (اسلامی فقہ کے اصول اور منہجیات) ○ الأزمۃ الفکریۃ المعاصرۃ (معاصر فکری بحران) ۳۱

ڈاکٹر عماد الدین خلیل

موصوف عراق کے شہر الموصل میں ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء میں پیدا ہوئے۔ جامعۃ شمس قاہرہ سے ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء میں تاریخ اسلامی میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آج کل صلاح الدین یونیورسٹی اردبیل عراق کے آرٹس کالج میں اسلامی تاریخ، منہجیات و فلسفہ تاریخ کے پروفیسر ہیں۔ آپ ۵۰ سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں اور سیکڑوں مقالات و مضامین لکھ چکے ہیں۔ آپ کی چند کتابیں یہ ہیں: ○ آفاق قرآنیہ (قرآن آفاق) ○ العلم فی مواجهة المادیۃ (سائنس مادیت کے مقابلے میں) ○ حول اعادۃ تشکیل العقل المسلم (فکر اسلامی کی تشکیل

جدید) ○ التفسیر الاسلامی للتاریخ (تاریخ کی اسلامی تفسیر) ○ دراسة في السيرة
(سیرت طیبہ پر ایک مطالعہ) ۳۲

ڈاکٹر عبدالحمید احمد ابو سلیمان

سعودی عرب کے شہر مکہ مکرمہ میں شوال ۱۳۵۵ھ / دسمبر ۱۹۳۶ء میں آپ پیدا ہوئے۔
قاہرہ کالج آف کامرس سے پوٹیکل سائنس میں بی اے اور ایم اے کی ڈگریاں حاصل کیں۔
۱۹۷۳ء میں پنسلوانیا یونیورسٹی سے اسلام اور بین الاقوامی تعلقات کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کی
ڈگری حاصل کی۔ آپ کی اہم تحریریں یہ ہیں: ○ قضية المنهجية في الفكر الاسلامي
(فکر اسلامی میں منہاجیات کا مسئلہ) ○ أزمة العقل المسلم (فکر اسلامی کا بحران) ۳۳

ڈاکٹر فتحی یکن

آپ کی پیدائش طرابلس میں ۱۹۳۳ء میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم المعهد الامریکی سے حاصل
کی۔ ۱۹۷۳ء میں آپ نے کراچی یونیورسٹی پاکستان سے اسلامک اسٹڈیز میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری
حاصل کی۔ ۱۹۹۲ء میں لبنان کی پارلیمنٹ کے رکن منتخب ہوئے۔ دعوت و تحریک الاسلام کے مختلف
موضوعات پر آپ کی دو درجن سے زائد کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ چند کتابوں کے نام یہ ہیں:
○ الاسلام فکرة وحركة و انقلاب (اسلام، نظریہ تحریک اور انقلاب) ○ التربية الوقائية
في الاسلام (اسلام میں احتیاطی تربیت کا تصور) ○ مشكلات الدعوة والداعية (دعوت
اور داعیان کرم کے مسائل) ○ الصحوة الاسلاميه مقوماتها ومعوقاتها (اسلامی بیداری،
فرائض اور رکاوٹیں) ۳۴

ڈاکٹر سعید رمضان (۱۹۲۶ء-۱۹۹۵ء)

ڈاکٹر سعید رمضان مصر کے شہر طنطا میں ۱۲ اپریل ۱۹۲۶ء کو پیدا ہوئے۔ اخوانی رہنما اور
عالم ڈاکٹر ابھی النحوی کے ہاتھوں آپ کی تعلیم و تربیت ہوئی۔ نوجوانی میں جلاوطنی کے چند برس
کراچی، پاکستان میں گزارے، جہاں پر جماعت اسلامی اور اسلامی جمعیت طلبہ سے قربت پیدا
ہوئی۔ آپ نے ۱۹۵۹ء میں کولون یونیورسٹی جرمنی سے قانون میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

ڈاکٹر رمضان نے عالم عرب، عالم اسلام اور یورپ کے پیش تر ملکوں میں اخوان کی فکر، طریق کار اور اصولوں کو عام کیا۔ مجلہ شباب کے بعد قاہرہ سے ماہنامہ المسلمون نکالا۔ آپ کی چند کتابوں کے نام یہ ہیں: Three Major Problems Confronting the World of Islam (عالم اسلام کو درپیش تین اہم مسائل) ۲۵ Equity (اسلامی قانون: امکانات اور اطلاق)

پروفیسر محمد قطب

استاذ محمد قطب سید قطب شہید کے چھوٹے بھائی ہیں۔ پیدائش اسی خانوادہ میں ۲۶ اپریل ۱۹۱۹ء کو ہوئی۔ قاہرہ یونیورسٹی سے انگریزی زبان اور جدید علوم کی تحصیل کی۔ اس کے بعد ایجوکیشن میں ڈپلوما اور ایجوکیشن سائیکالوجی کا کورس مکمل کیا۔

پروفیسر قطب کا میدان کار ادب اور تصنیف کا رہا۔ آپ نے اسلام، دعوت اسلامی اور مسلمانان عالم کے موضوعات پر دو درجن سے زائد کتابیں تصنیف کیں۔ ان میں سے چند اہم کتابوں کے نام یہ ہیں: الانسان بين المادية والاسلام (انسان مادہ پرستی اور اسلام کے درمیان) منہج الفن الاسلامی (اسلامی فن کی منہاجیات) فی النفس والمجتمع (نفسیات اور معاشرے کا مطالعہ) التطور والشباب فی الحياة البشرية (انسانی زندگی میں جمود اور ارتقا) قبسات من الرسول (رسول اکرمؐ کی تعلیمات کی چند جھلکیاں) ۳۶

زینب الغزالی (۱۹۱۷-۲۰۰۵ء)

اخوان المسلمون کی اہم ادیبہ و مصنفہ کی پیدائش ۲ جنوری ۱۹۱۷ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گھر میں اور ثانوی تعلیم کے لیے سرکاری اسکول میں داخلہ لیا، جہاں سے علم حدیث، تفسیر اور دعویٰ میں سرٹیفکیٹ حاصل کیے۔ ۱۸ سال کی عمر میں ۱۹۳۶ء میں آپ نے 'جماعة السيدات المسلمات' کی بنیاد رکھی۔ آپ کی خودنوشت ایام من حیاتی (روداد قفس، ترجمہ: خلیل احمد حامدی) قید و بند کے ایام سے متعلق ہے۔ جیل سے رہا ہونے کے بعد اخوان کے ترجمان الدعوة، اور دوسرے رسالہ لواء الاسلام کے ذریعے قلمی جہاد کا سلسلہ جاری رکھا۔ عالم اسلامی کی یہ معروف معلمہ،

مبلغہ ۱۸ اگست ۲۰۰۵ء کو خالق حقیقی سے جا ملیں۔^{۳۷}

شیخ محمد الغزالیؒ (۱۹۱۷ء-۱۹۹۶ء)

مصر کے ممتاز عالم ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۷ء میں بحیرہ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ محمد الغزالی نے ۱۹۴۱ء میں جامعۃ الازہر سے فراغت حاصل کی۔ مصر میں مساجد کونسل کے ڈائریکٹر، اسلامی دعوت کے ڈائریکٹر جنرل اور وزارت اوقاف میں انڈر سکرٹری کی حیثیت میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ شیخ محمد الغزالی نے کم و بیش ۴۰ کتابیں تصنیف کیں۔ چند اہم کتابوں کے نام یہ ہیں: ○ تأملات فی الدین والحیاء (دین اور زندگی کے چند مسائل پر غور و فکر) ○ رکائز الایمان بین العقل والقلب (عقل و قلب کے درمیان ایمانی ذخیرے) ○ عقیدہ المسلم (مسلم کا عقیدہ) ○ الاسلام والطاقت المعطلة (اسلام اور معطل قوانین) ○ من هنا نعلم (یہاں سے ہمیں علم حاصل ہوتا ہے)^{۳۸}

ڈاکٹر مصطفی السباعیؒ (۱۹۱۵-۱۹۶۴ء)

شیخ مصطفی السباعی علماء کے خاندان میں شہرہ محض میں پیدا ہوئے۔ جامعۃ الازہر میں داخلہ لے کر آپ نے مصر کی اسلامی و سیاسی جدوجہد میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ کی کتابیں اس طرح ہیں: ○ اشتراکیہ الاسلام (اسلام کا تصور اشتراکیت) ○ السیرۃ النبویۃ۔ دروس و عبر (سیرت نبویؐ، عبرت و نصیحت کا خزینہ) ○ من روائع حضارتنا (ہماری تہذیب کے تابناک پہلو) ○ المرأة بین الفقه والقانون (عورت اسلامی فقہ اور جدید قوانین کے تناظر میں)۔ آپ نے تین معروف علمی جرائد کی ادارت کے فرائض انجام دیے ○ المنار ○ المسلمون ○ حضارة الاسلام۔^{۳۹}

عبدالبدیع صقر

عبدالبدیع صقر ابراہیم، اخوان المسلمون کے سابقوں الاولون میں سے تھے۔ ۱۹۳۶ء میں امام حسن البنا سے ملاقات ہوئی تو ان کی فکر اور شخصیت کے اسیر ہو کر رہ گئے۔ شیخ صقر نے ۱۹۴۰ء میں اپنی معروف کتاب کیف ندعوا الناس؟ تصنیف کی اور دعوت دین کے طریقہ کار پر کھل کر گفتگو کی۔ آپ نے انفرادی تزکیہ و تربیت پر زیادہ زور دیا اور اسے کلید انقلاب قرار دیا۔ چند

تصانیف کے نام یہ ہیں: ○ لأخلاق اللبناات (لڑکیوں کا اخلاق) ○ التجويد و علوم القرآن (تجوید اور علوم قرآن) ○ التربية الأساسية للفرد المسلم (مسلمان کی بنیادی تربیت) ○ رسالة الايمان ○ الوصايا الخالدة (دائمی نصیحتیں)۔^{۴۰}

عبد الفتاح ابو غدّه (۱۹۱۷ء-۱۹۹۷ء)

شیخ عبدالفتاح بن محمد بشیر بن حسن ابو غدّه ہ شمالی شام کے شہر حلب الشہاء میں ایک دین دار تاجر گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اسی شہر میں المدرستہ العربیۃ الاسلامیہ میں حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے کلیۃ الشریعۃ جامعۃ الازہر میں داخل ہوئے اور ۱۹۴۴-۱۹۴۸ء میں وہاں سے فارغ التحصیل ہوئے۔ دعوتی تبلیغی میدان میں شیخ ابو غدّه کی شخصیت بڑی ممتاز تھی۔ آپ کی چند مشہور کتابیں یہ ہیں: ○ العلماء العزاب الذین أ ثر و العلم علی الزواج (شادی پر علم کو ترجیح دینے والے علماء) ○ قيمة الزمن عند العلماء (علماء کے نزدیک وقت کی قدر و قیمت) ○ الرسول المعلم وأسا لیبہ فی التعلیم (معلم انسانیت اور ان کے تعلیمی طریقے) ○ امراء المومنین فی الحدیث (مسلمان حکمران حدیث کی روشنی میں)۔^{۴۱}

محمد محمود الصواف^{۴۲} (۱۹۱۵ء-۱۹۹۲ء)

محمد محمود الصواف اوائل شوال ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹۱۵ء شمالی عراق کے شہر الموصل میں پیدا ہوئے۔ آغاز عمر ہی سے طلب علم کے بڑے دل دادہ تھے۔ علوم شریعت کی تحصیل کے لیے جامعۃ الازہر کا رخ کیا اور چھ سالہ نصاب کی تکمیل تین سال ہی میں کر ڈالی۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۹۹۲ء کو آپ کا انتقال ہوا۔ موصوف نے مختلف علمی و دینی موضوعات پر متعدد کتابیں لکھیں چند کے نام یہ ہیں: ○ المسلمون و علم الفلك (علم فلکیات اور مسلمان) ○ القيامة رای العين (قیامت کا چشم دید منظر) ○ زوجات النبی الطاهرات (امہات المؤمنینؑ) ○ رحلاتی الی الدیار الاسلامیہ (سفر نامہ عالم اسلام)۔^{۴۲}

ڈاکٹر نجیب الکیلانی (۱۹۳۱ء-۱۹۹۵ء)

ڈاکٹر نجیب الکیلانی ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء میں ایک مصری گاؤں شرشہ میں ایک کسان خاندان

میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۹ء میں طوطا سے ثانویہ کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ پھر میڈیکل کالج قاہرہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ ۱۹۶۰ء میں طب کی ڈگری حاصل کی۔ طبابت کے پیشے کے ساتھ تعمیری، بامقصد ناول، ڈرامے اور قصے بھی برابر لکھتے رہے۔ ڈاکٹر کیلانی نے ۷۰ سے زائد کتابیں لکھیں۔ ناول، قصوں کے ساتھ شعر، تنقید، فکر اسلامی اور طب کے تمام پہلوؤں پر قلم اٹھایا ہے۔ تصانیف: ارض الانبیاء، لیالی ترکستان، عمالقة الشمال وغیرہ اور تاریخی ناول میں مملکتہ الغیب، امرأة عبدالمجلی، أقوال ابو الفتوح الشرقاوی بہت اہم ہیں۔ شاعری کے میدان میں عصر الشہداء، أغانی الغرباء، مدينة الکبائر وغیرہ اور تنقید میں الاسلامیہ والمذاهب الأدبیة، مدخل الی الادب الاسلامی اور علی أسوار دمشق، علی ابواب خیبر وغیرہ ڈرامے بڑے قابل قدر ہیں۔^{۲۳}

اسلامی تحریک کی کامیابی کے لیے عمدہ نظم و نسق اور جامع مکمل منصوبہ بندی ناگزیر ہے۔ یہ دونوں اوصاف حالات کے تھیٹروں، شدائد و مظالم کے طوفان کا جم کر مقابلہ کر سکتے ہیں اور کامیابی سے ہم کنار کرتے ہیں۔ عصر حاضر میں اسلامی تحریکوں نے اس پہلو پر خصوصی توجہ دی ہے:

۱- تمام اسلامی تحریکوں نے تربیت و تزکیہ کے تمام پہلوؤں پر کافی توجہ دی ہے۔ تربیتی کارگاہوں کا انعقاد، عربی، اردو، انگریزی اور دوسری مقامی و بین الاقوامی زبانوں میں تربیتی کتب کی تصانیف اور ایک زبان سے دوسری زبان میں تراجم اس کا اہم حصہ ہیں۔ الاخوان المسلمون کی تربیتی ادبیات میں تزکیہ و تربیت سے متعلق کتب کی ایک طویل فہرست ہے۔

۲- اسلامی تحریکات میں فرد کی تربیت کی بنیادی اہمیت ہے، کیوں کہ اسلامی شریعت کا خطاب سب سے پہلے فرد سے ہے، اور افراد کی اصلاح و تزکیہ کے ذریعے صالح اجتماعیت وجود میں آسکتی ہے۔

۳- الاخوان المسلمون کے بانی شیخ حسن البنا شہید نے بیعت کے ۱۰ ناگزیر اجزاء پر زور دیا ہے جو دراصل اسلامی شخصیت کے عناصر ترکیبی ہیں: ۱- فہم ۲- اخلاص ۳- عمل ۴- جہاد ۵- قربانی ۶- اطاعت کبشی ۷- ثابت قدمی ۸- یکسوئی ۹- بھائی چارہ ۱۰- باہمی اعتماد۔

۴- اخوان المسلمون نے فرد کے اخلاقی و روحانی تزکیے کے لیے جو نظام ترتیب دیا ہے

اس میں متصوفانہ اصطلاحات سے اجتناب کرتے ہوئے عام فہم اور آسان الفاظ میں فرد کے اخلاقی اوصاف و محاسن سے بحث کی ہے۔

- ۵۔ جماعت اسلامی ہندستان، پاکستان، بنگلہ دیش نے فرد کی تربیت و تزکیہ کا جو نظام ترتیب دیا، اس میں بنیادی اہمیت قرآن و حدیث کے براہ راست مطالعے کو حاصل رہی۔ مولانا مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن، مولانا امین احسن اصلاحی کی تفسیر تدریس قرآن اور سید قطب کی تفسیر فی ظلال القرآن کے اُردو ترجموں نے کارکنوں کی تربیت پر زبردست اثرات مرتب کیے۔
- ۶۔ الاخوان المسلمون کے تربیتی نظام میں اوراد و اذکار کا اہتمام، وظائف، نوافل، اور تہجد گزاری شامل تھے۔ اور احتسابی چارٹ کی خانہ پری تزکیہ نفس کے لیے ضروری قرار دے دی گئی تھی۔

مقالہ نگار شعبہ علوم اسلامیہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، بھارت میں استاد ہیں

حواشی و تعلیقات

- ۱۔ شیخ علی عبدالرازق (۱۸۸۸ء-۱۹۶۶ء) کی مشہور تصنیف: الاسلام وأصول الحکم بحث فی الخلافة والحکمة فی الاسلام قاہرہ سے ۱۹۲۵ء میں شائع ہوئی۔
- ۲۔ ڈاکٹر طحہ حسین (۱۸۸۹ء-۱۹۷۱ء) مصر کے مشہور ناول نگار۔ الشعر الجاہلی کے علاوہ مستقبل الثقافتہ فی مصر بھی آپ کی کتاب ہے جس میں مغرب کی تقلید پر بڑا زور دیا گیا ہے
- ۳۔ قاسم امین (۱۸۶۳-۱۹۰۸ء) مصر کے معروف ادیب جن کو محرر المرأة کا خطاب دیا گیا۔
- ۴۔ سید جمال الدین افغانی (۱۸۳۸ء-۱۸۹۷ء) افغانستان کے شہر اسد آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کتابیں تاریخ الافغان، رسالۃ الرد علی الدھر بین طبع ہو چکی ہیں۔
- ۵۔ مفتی محمد عبده (۱۸۳۹ء-۱۹۰۵ء)۔ رسالۃ التوحید، رسالۃ الواردات، الاسلام و النصرانیة مع العلم والمدینة آپ کی اہم تصنیفات ہیں۔ اسکندریہ میں آپ کی وفات ہوئی۔
- ۶۔ سید محمد رشید رضا (۱۸۶۵ء-۱۹۳۵ء) نداء للجنس اللطیف، یسرا لاسلام و أصول التشريع العام، الوہابیون والحجاز آپ کی اہم کتابیں ہیں۔
- ۷۔ مصطفیٰ صادق الراعی (۱۸۸۱ء-۱۹۳۷ء) اعجاز القرآن البلاغۃ والنبوتہ اور تحت رأیة القرآن، ان کی معروف تصانیف ہیں۔ آپ کی طبع میں وفات ہوئی۔

- ۸- محمد فرید وجدی (۱۸۷۸ء-۱۹۵۴ء) کی پیدائش اسکندریہ میں ہوئی۔ دائرۃ معارف القرآن، الرابع عشر العشرین آپ کا علمی اور تحقیقی کارنامہ ہے۔
- ۹- محبت الدین الخطیب (۱۸۸۶ء-۱۹۶۹ء)، کتب: تاریخ مدینة الزهراء بالأندلس، الرعیل الاول فی الاسلام، اتجاه الموجات، الشریة فی جزیرہ العرب -
- ۱۰- شیخ حسن البنا کے احوال کے لیے، پڑھیے: امام حسن البنا، ایک مطالعہ، مرتبہ: عبدالغفار عزیز، سلیم منصور خالد، ۲۰۱۱ء، منشورات منصورہ، لاہور، پاکستان
- ۱۱- خلیل احمد حامدی، اخوان المسلمون، تاریخ دعوت، خدمات، ۱۹۸۱ء، ص ۲۳-۲۴
- ۱۲- انور الجندی، حسن البنا الداعی، الامام الجید دارود ترجمہ محمد سمیع اختر حسن البنا شہید، ۱۹۹۱ء، ص ۳۱۸۔
- ۱۳- حسن الہضیمی مصری کالج سے قانون کی ڈگری لی ۲۷ سالوں تک جج کے فرائض انجام دیے۔
- ۱۴- خلیل احمد حامدی حوالہ بالا، ص ۱۲۷
- ۱۵- سید عمر تلمسانی ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء کو قاہرہ کے علاقہ غوریہ میں پیدا ہوئے۔ بی اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد یونیورسٹی لاکالج میں داخل ہوئے۔
- ۱۶- The Oxford Encyclopaedia of the Modern Islamic World, 1995. vol2,p.354-356,article on Al Jamaat,at-Islamia
- ۱۷- سید عمر تلمسانی، یادوں کی امانت، (ترجمہ: حافظ محمد ادریس) مدینہ پبلشنگ سینٹر، دہلی، ۱۹۹۳ء، ص ۳۵۹-۳۵۷
- ۱۸- استاذ محمد حامد ابوالنصر فریدی ۱۹۱۳ء میں مصر کے شہر منقلوط میں پیدا ہوئے۔
- ۱۹- ہفت روزہ المجتمع کویت، شمارہ ۸، ۱۱، ۱۵، دسمبر ۱۹۹۵ء، ص ۳۰-۳۲
- ۲۰- حاضر العالم الاسلامی عام ۱۹۲۲ء، مرکز العالمی للکتاب الاسلامی، کویت، ص ۹۷-۹۸
- ۲۱- استاذ مصطفیٰ مشہور، قاہرہ کلیتہ العلوم سے فلکیات اور رصد کاری میں گریجویشن کیا۔
- ۲۲- عبید اللہ فہد فلاحی، اخوان المسلمون، القلم پبلی کیشنز، کشمیر، ۲۰۱۱ء، ص ۳۹-۴۳
- ۲۳- آپ کے والد حسن اسماعیل الہضیمی نامور قانون دان تھے۔ ۲۸ مئی ۱۹۲۱ء کو آپ کی ولادت ہوئی۔ کلیتہ الحقوق سے گریجویشن کے بعد مصر کی عدالت میں بحیثیت جج تقرر ہوا۔
- ۲۴- استاذ محمد مہدی عاکف ۲۱ جولائی ۱۹۲۸ء کو مصری ڈیلٹا کے قبلیہ خطہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۰ء میں فیریکل ہیلتھ ایجوکیشن کالج سے گریجویشن کی تکمیل کی۔
- ۲۵- The Guardian، Egypt's New Dilemma، لندن، ۹ دسمبر ۲۰۰۵ء

- ۲۶- ڈاکٹر محمد البدیع - مصری سائنسی انسائیکلو پیڈیا کے مطابق عرب دنیا میں پتھا لوجی میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔
- ۲۷- خلیل احمد حامدی، اخوان المسلمون، تاریخ دعوت خدمات، مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی
- ۲۸- عبید اللہ فہد فلاحی - سید قطب شبید کی حیات و خدمات کا تجزیہ، دہلی، ۱۹۹۳ء
- ۲۹- خلیل احمد حامدی، اخوان المسلمون، ص ۸۷
- ۳۰- مصطفیٰ محمد الطحان، وسط ایشیا میں اسلام کا مستقبل، ترجمہ ڈاکٹر عبید اللہ فلاحی، ۱۹۹۶ء
- ۳۱- Taha Jabir al-Alwani, Ijtihad, International Institute of Islamic Thought, Herndon, USA, 1993.P32
- ۳۲- عماد الدین خلیل، مدخل الی اسلامیة المعرفة مع مخطط مقترح الی اسلامیة علم التاريخ المعهد العالمی للكفر الاسلامی، بیرنٹن امریکا ۱۹۹۱ء ص ۲
- ۳۳- Abdul Hamid A. Abu Sulayman, The Islamic Theory of International Relations, IIIT, Herndon, 1987, P.2
- ۳۴- ہفت روزہ المجتمع کویت، شمارہ ۱۱۵۲، ۶ جون ۱۹۹۵ء، ص ۲۲
- ۳۵- ہفت روزہ المجتمع ۱۱۶۲، ۱۵ اگست ۱۹۹۵ء، ص ۴۱
- ۳۶- محمد اشرف علی، محمد قطب - مساهمته فی النثر العربی الحدیث، غیر مطبوعہ پی ایچ ڈی مقالہ، زیگرانی ڈاکٹر صلاح الدین عمری، شعبہ عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، ۱۹۹۵ء
- ۳۷- زینب الغزالی، ایام من حیاتی، بیروت دار القرآن الکریم، بلعنا یہ بطبعہ و نشر علومہ، ص ۱۷۰-۱۷۱
- ۳۸- قطب عبد الحمید قطب، خطب الشیخ محمد الغزالی فی شئون الدین والحیاء، دار الاعتصام، قاہرہ، ۱۹۸۷ء، الجزء الاول ص ۱۳-۱۷
- ۳۹- The Oxford Encyclopedia of the Modern -Islamic World, vol. 1V, p.71-72
- ۴۰- عبد البدیع صقر، کیف ندعو الناس، المکتبہ الاسلامی، بیروت، طبع ششم، ۱۹۷۷ء، ص ۱۶۵-۱۶۷
- ۴۱- المجتمع کویت، شمارہ ۱۲۳۹، ۲۵ فروری ۱۹۹۷ء، ص ۳۲-۳۷
- ۴۲- " ۱۲۷۰، ۷ اکتوبر ۱۹۹۷ء، ص ۵۱
- ۴۳- " ۱۳۲۶، ۱۷ نومبر ۱۹۹۸ء، ص ۴۸-۵۰
- ۴۴- عبید اللہ فہد فلاحی، اخوان المسلمون، القلم پبلی کیشنز، ۲۰۱۱ء، ص ۲۰۹-۲۴۳